السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مالِ تجارت میں زکوۃ یا نہیں؟ صحیح مسلک سے مطلع فرمائیں۔ (المستفتی: بہادر خان صوبہ دار، صدر بازار بریلی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلک اس باب میں جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے، یہی ہے کہ مال تجارت میں زکوۃ ہے۔ اس وقت صرف ایک مرفوع حدیث پر اکتفا کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:

"عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبیع"[1] (رواہ ابوداود)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جو مال ہم تجارت کے لیے تیار کریں، اس سے صدقہ (زکوۃ) دیا کریں۔

اس باب میں اور روایات مرفوع اور موقوف بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (1562) اس کی سند میں جعفر بن سعد اور خبیب بن سلیمان ضعیف ہیں۔ امام ہیثمی فرماتے ہیں۔ وفی اسناد ضعف (مجمع الزوائد 3/69) البتہ ایک حدیث نبوی کے ان الفاظ "وأدوا زكاة اموالكم "سنن ترمذی رقم الحدیث (616) سے واضح ہوتا ہے کہ ہر قسم کے مال میں زکوۃ دینا ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ: 355

محدث فتویٰ